انسانیت کی صبح سعادت اور عالم نو

حضرت مولانا محمد قمر الزماں صاحب ندوی
مدرسہ نور الاسلام کنڈہ پرتاپ گڑھ

آج ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ ہے ۔ مشہور روایت ہے، کہ اسی تاریخ کو آقا مدنی رسول اکرم ﷺ کی پیدائش ہوئی، (لیکن صحیح قول کے مطابق ۹/ ربیع الاول بروز پیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش ہے، لیکن اس روایت کو شہرت نہیں ملی، اس لیے اکثر علماء بھی ۱۲ ربیع الاول ہی کا تذکرہ کر دیتے ہیں) یہ سب سے مبارک دن ہے، یہ دن مبارک و مسعود کیوں نہ ہو کہ اس دن کی نسبت بہت اونچی ہے، دنیا کا سب سے مبارک اور افضل انسان کی پیدائش کا دن ہے، جس نے اس دنیا کو صحیح ایمان و یقین علم و معرفت اور نئی زندگی عطا کی اور اس دن انسانیت کی صبح نو ہوئی، انسانیت اور آدمیت کی باد بہاری چلنی شروع ہوئی ۔

بہار 🌱 اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
وہ سب پود انہیں کی لگائی ہوئی ہے

آج ہی کے دن اور آج ہی کی تاریخ کو آقائے مدنی *حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم* پیاسی زمین کی سیرابی کے لئے، سسکتی، بلکتی، تڑپتی، اور مرجھائی انسانیت کو تازہ دم کرنے اور حیات آفریں بخشنے، اس دنیا میں تشریف لائے ۔ یہ مہینہ، پوری دنیائے انسانیت کے لئے موسم ربیع اور فصل بہار ہے، کیوں کہ ***آپ صلی اللہ علیہ وسلم*** کی بعثت سے پہلے انسانیت پر خزاں، پژمردگی اور بے حسی چھائی ہوئی تھی، ہر طرف ظلم و ستم جور و جفا اور زیادتیاں عام تھیں، کون سی برائی تھی جس کا انسان رسیا اور عادی نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل انسانیت کا خون خود انسان پی رہا تھا ***حضرت عیسی علیہ السلام*** کے

آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد نبوت سے خالی عرصۂ درازی کی وجہ سے شیطان کو موقع ملا مختلف برائیوں اور بے حیائیوں کی راہیں ہموار کیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پوری دنیا برائی میں ڈوب گئی اور خاص طور پر جزیرہ عرب برائیوں اور بے حیائیوں کا اڈہ، آماج گاہ اور مرکز بن گیا۔ نفسانیت، حرص وحسد ہوس ونفس پرستی، جھوٹ غیبت دھوکہ دہی ظلم وستم لوٹ مار قتل وغارت گری شراب نوشی بے حیائی دختر کشی لڑائی جھگڑے جوا قمار اور کوئی بھی ایسی برائی نہ تھی جو عرب میں نہ پائی جاتی ہو، گویا وہ درندوں سے بدتر ہو چکے تھے، اور انسانیت ومانوتا سے دور ہو چکے تھے۔ شرک و بت پرستی کی آخری حد پر یہ لوگ پہنچ گئے تھے، وہ خانۂ کعبہ جس کو حضرت ابراہیم واسمعٰیل علیھما الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک خدا کی عبادت کے لئے تعمیر کیا تھا، اس کے صحن میں 360/ بت رکھے ہوئے تھے، ہر قبیلہ کا اپنا اک بت اور معبود تھا۔ جہالت ونادانی کی یہ حالت تھی کہ ہر طاقت ور چیز کو وہ لوگ خدا سمجھ بیٹھے تھے۔ کچھ قبیلے کے لوگ اپنی اولاد کو خرچ کے ڈر سے قتل کر دیتے تھے، تو بعض قبیلے نوزائیدہ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ ***بیت اللہ***جس کا احترام زمانۂ جاہلیت میں بھی سارے لوگ کیا کرتے تھے، اس کی مرکزیت کے باعث دوسرے خطے اور ممالک کے لوگ بیت اللہ اور ***حرم محترم***کی زیارت کرنے آتے تھے، یہاں کی بت پرستی اور دوسری تمام برائیوں کا ذہن میں تصور نقش ہو جاتا تھا اور اس کی تقلید کرتے اور اپنے ملکوں اور خطوں میں اس کو رواج دیتے اس طرح وہ برائیاں دوسرے حصوں میں بھی پھیل گئیں، غرض کم وبیش بعثت نبوی ***صلی اللہ علیہ وسلم*** سے پہلے پوری دنیا جہالت اور مختلف برائیوں کی گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اس طرح ڈوب گئی تھی کہ محسوس ہوتا تھا، اب روشنی کی قندیل اور شمع یہاں روشن نہیں ہوگی اور نیکی اور صلاح وتقویٰ قصۂ پارینہ بن جائے گا، تاریخ انسانیت کے کسی دور میں اس طرح کی ناامیدی نہ ہو۔ بقول حضرت مولانا علی میاں ندوی رح

چھٹی صدی عیسوی میں انسانیت کی گاڑی ایک ڈھلوان راستے پر پڑ گئی تھی، اندھیرا پھیلتا جارہا تھا، راستے کا نشیب وفراز بڑھتا جارہا تھا، اور رفتار تیز ہوتی جارہی تھی، اس گاڑی پر انسانیت کا پورا قافلہ اور آدم علیہ السلام کا پورا کنبہ سوار تھا، ہزاروں برس کی تہذیبیں، اور لاکھوں انسانوں کی محنتیں تھیں، گاڑی کے سوار میٹھی نیند سو رہے تھے، یا زیادہ اور اچھی جگہ حاصل کرنے کے لیے آپس میں دست وگریباں تھے، کچھ تنک مزاج تھے، جو جب ساتھیوں سے روٹھتے تو ایک طرف سے دوسری طرف منہ پھیر کر بیٹھ جاتے، کچھ ایسے تھے جو اپنے جیسے لوگوں پر حکم چلاتے، کچھ کھانے پکانے میں مشغول تھے، کچھ گانے بجانے میں مصروف، مگر کوئی یہ نہ دیکھتا کہ گاڑی کس غار کی طرف جارہی ہے اور اب وہ کتنا قریب رہ گیا ہے۔ انسانیت کا جسم تروتازہ تھا، مگر دل نڈھال، دماغ تھکا ہوا تھا، ضمیر بے حس ومردہ، نبضیں ڈوب رہی تھیں اور آنکھیں پتھرانے والی تھیں، ایمان ویقین کی دولت سے عرصہ ہوا انسانیت محروم ہو چکی تھی، توہمات وخرافات کا پوری دنیا پر قبضہ تھا، انسانیت نے اپنے کو ذلیل کیا تھا، ایک خدا کے سوا سب کے سامنے اس کا جھکنا منظور تھا، حرام اس کے منہ کو لگ گیا تھا۔۔۔

شراب اس کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
جوا، اس کی دن رات کی دل لگی تھی

بادشاہ دوسروں کے خون پر پلتے تھے، بستیاں خراب، ویران اور اجاڑ کر بستے تھے، زندگی کا معیار اتنا بلند ہوگیا تھا کہ جینا دوبھر ہوگیا تھا، جو اس معیار پر نہ اترے وہ جانور سمجھا جاتا تھا، سب زندگی کی فکروں میں گرفتار اور ظلم و زیادتی سے زار و نزار تھے، پورے ملک میں ایک بندہ ایسا نہیں ملتا، جس کو اپنے پیدا کرنے والے کی رضا مندی کی فکر ہو، یا راستے کی سچی تلاش ہو، غرض یہ نام کی زندگی تھی مگر حقیقت میں ایک وسیع اور طویل خودکشی۔۔ دنیا کی اصلاح انسانوں کے بس سے باہر تھی، پانی سر سے اونچا ہوگیا تھا، معاملہ ایک ملک کی آزادی اور ایک قوم کی ترقی کا نہ تھا، معاملہ پوری انسانیت کی موت اور زندگی کا تھا، سوال کسی ایک خرابی کا نہ تھا، ،انسانیت کا بدن داغ داغ تھا، دامن تار تار تھا، جو بھی اصلاح کے لیے آگے بڑھتا وہ حالات کی نزاکت کی وجہ سے پیچھے ہٹ جاتا۔۔۔ فلسفی حکیم شاعر ادیب کوئی اس مرد میدان کا نہ نکلا، سب اس وبا کے شکار تھے، مریض مریض کا علاج کیسے کرتے؟ جو خود یقین سے خالی ہو وہ دوسروں کو کس طرح یقین سے بھر دے؟ جو خود پیاسا ہو، دوسرے کی پیاس کس طرح بجھائے،؟؟ انسانیت کی قسمت پر بھاری قفل تھا، اور کنجی گم تھی، زندگی کی ڈور الجھ گئی تھی، اور سرا نہ ملتا تھا۔۔

نگاہ قدرت ان چیزوں کو دیکھ رہی تھی، اسے اپنے بندوں پر بہت ترس آیا اور کیوں ترس نہ آئے اسے اپنے بندوں سے ہزاروں ماؤں سے بھی زیادہ پیار اور ممتا ہے، انسان کو اسی طرح راہ حیوانیت پر چھوڑ دینا ان کے شان رحیمی کے خلاف تھا، اس لئے یکایک رحمت الٰہی میں جنبش ہوئی اور ***نبی رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم*** کو انسانوں کی ہدایت کے لئے اور انسانوں کو انسان بنانے کے لیے مبعوث فرمایا۔ مشہور قول ہے کہ آپ کی ولادت ۲۳ اپریل ۵۷۱ عیسوی اور ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ آپ عام ماحول سے ہٹ کر پلے بڑھے اور آپ کی تربیت، الٰہی اور ربانی تربیت تھی۔ جب ***آپ صلی اللہ علیہ وسلم*** کی عمر عزیز کی چالیس بہارین مکمل ہوگئیں تو اللہ تعالی نے ***غار حرا*** میں آپ کو ***نبوت ورسالت*** سے سرفراز کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ***نبوت ورسالت*** کے اس بار گراں کو سنبھالا۔ انسانوں کو حقیقی انسان بنانے کی ذمہ داری آپ نے قبول کی۔ امید و بیم کے ساتھ انسانی آبادی کی طرف لوٹے، وفادار بیوی نے ہر طرح ساتھ دیا ابتدا میں بھی کچھ فداکار اور جانثار ساتھ ہوئے اور پھر اصلاح و تربیت اور ایمانی انقلاب کا ایسا سفر شروع ہوا کہ راہ حق میں ہزار خوف ناک رکاوٹیں پیدا ہوئیں دعوت و تبلیغ کی مبارک راہوں کو روکنے کے لئے شیطانوں نے وسیع خندق حائل کئے، لیکن پھر اس ایمانی اور نورانی قافلے کو روکنے کی کسی میں ہمت اور طاقت نہ ہوسکی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت و تبلیغ اور محنت شاقہ اور شب و روز کی جدوجہد کے بعد عرب کے وہ بدو اور ناہنجار راہ یاب ہوئے، بلکہ رشد و ہدایت کے آفتاب و ماہتاب بن گئے اور ایسے اصحاب ایمان و یقین بن گئے کہ جن کو دیکھ کر قیامت تک آنے والی نسلیں ضلالت و گمراہی سے نجات پا سکتی ہیں اور ہدایت کے دروازے کو اپنے لئے وا کر سکتی ہیں۔

خود نہ تھے جو راہ پہ اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

ہم یہ کہہ سکتے ہیں بلکہ پورے یقین وایمان کے ساتھ کہنا چاہیے کہ اس خدا کی بنائی ہوئی اس کائنات پر جس ذات کے احسانات سب سے زیادہ ہیں وہ *آپ صلی اللہ علیہ وسلم* کی ذات اقدس ہے۔ کیوں کہ *آپ صلی اللہ علیہ وسلم* نے بھٹکتی انسانیت کو راہ راست دکھایا، اور آپ ہی کے ذریعہ دنیا کو اللہ کی صحیح معرفت نصیب ہوئی۔ *آپ صلی اللہ علیہ وسلم* کی شب روز کی محنت سے انسانوں کی بستی آباد ہوئی انسانیت کو معراج حاصل ہوئی، اور ہر طرح کے فضائل سے اسے آشنائی نصیب ہوئی۔ آپ کی تعلیمات نے ہر طبقہ کو فائدہ پہنچایا۔ عقیدۂ توحید کی نعمت سے محروم لوگوں کو آپ نے اس نعمت سے سرفراز کیا۔ آپ کی دعوت توحید سے لوگوں کے دلوں سے غیر اللہ کا خوف دور ہوا، اور نئی قوت، نیا حوصلہ نئی شجاعت، اور نئی وحدت پیدا ہوئی، اور اسی اللہ کو نافع اور ضار سمجھا جانے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وحدت انسانی کا تصور دیا ورنہ پوری دنیا ٹکریوں میں بٹی ہوئی تھی اور فرسودہ خیالات کی بنا پر چھوٹی چھوٹی ذات وطبقات اور قبیلوں میں وہ بٹے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ *آپ صلی اللہ علیہ وسلم* نے انسانوں کو احترام انسانیت کا سبق اور پاٹ پڑھایا ورنہ اس سے پہلے انسانیت کا وجود بالکل بے قیمت، بے حیثیت اور بے وزن ہو کر رہ گیا تھا۔ *آپ صلی اللہ علیہ وسلم* نے عرب کے بدوؤں کو تہذیب و تمدن اور اسلامی اور انسانی ثقافت سے آشنا کرایا، اس سے پہلے وہ تہذیب و تمدن اور شائستگی سے نابلد تھے۔ آپ کی بعثت سے پہلے لوگ اپنے مقصد زندگی سے ناآشنا تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے انسانوں کو مقصد زندگی سے واقف کرایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ احسانات جن سے بنی نوع انسان کو (لوگوں کو) صحیح اور درست رہنمائی ملی اور جس سے ان کی زندگی میں ایمانی اور نورانی انقلاب برپا ہوا ان کو اختصار سے ہم یوں بیان کرسکتے ہیں:

صاف اور واضح عقیدۂ توحید

انسانی وحدت و مساوات کا تصور

انسانیت کے شرف اور انسان کی عزت و سربلندی کا اعلان

عورتوں کی حیثیت عرفی کی بحالی اور اس کے حقوق کی بازیابی

ناامیدی اور بدفالی کی تردید اور نفسیات انسانی میں حوصلہ مندی اور اعتماد وافتخار کی آفرینش

دین و دنیا کا اجتماع اور حریف و برسرجنگ انسانی طبقات کی وحدت

دین و علم کے درمیان مقدس دائمی رشتہ کا قیام واستحکام اور ایک کی قسمت کو دوسرے کی قسمت سے وابستہ کردینا، علم کی تکریم و تعظیم اور اسے بامقصد مفید اور خدارسی کا ذریعہ بنانے کی سعی محمود

عقل و شعور سے دینی معاملات میں کام لینے، فائدہ اٹھانے اور آفاق وانفس میں غور و فکر کی ترغیب

امت اسلامیہ کو دنیا کی نگرانی و رہنمائی، انفرادی و اجتماعی اخلاق و کردار اور خیالات و نظریات کے احتسابات، دنیا میں انصاف کے قیام اور شہادت حق کی ذمہ داری قبول کرنے پر آمادہ کرنا۔

عالمگیر اعتقادی و تہذیبی وحدت کا قیام (مستفاد نبی رحمت ص ۶۴۴)

یہ خاتم الانبیاء کے امت پر چند احسانات ہیں جن کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا، ورنہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو

شمار کرنے کے لئےایک دفتر چاہیے۔ یہ وہ احسانات ہیں جن کا اعتراف غیر مسلموں نے بھی کیا ہے۔

آج پھر دنیا جاہلیت قدیمہ کی طرف لوٹ رہی ہے، لیکن نئے رنگ وروپ اور نئے آہنگ کے ساتھ۔ پھر جاہلیت کی روایات کی طرف رواں دواں ہے،جس سے پیارے آقا صادق و مصدوق نے امت کو نکالا تھا۔ آج ضرورت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو زندہ کریں۔ آپ کے احساسات سے دنیا کو روشناس اور واقف کرائیں۔ ان پر عمل کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ ودعوت کا احیا کریں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے صلوۃ وسلام اور درود کا اہتمام کریں۔ یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین قدردانی ہوگی اور ماہ ربیع الاول کے پیغام وپیام کو ماننا سمجھنا اور تسلیم کرنا شمار ہوگا۔

اک نام مصطفیٰ ہے جو بڑھ کر گھٹا نہیں
ورنہ ہر اک عروج میں پنہاں زوال ہے

ابوالاثر حفیظ جالندھری مرحوم کے شاہکار نعتیہ کلام پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

محمد مصطفیٰ محبوبِ داور سرورِ عالم
وہ جس کے دم سے مسجودِ ملائک بن گیا آدم

کیا ساجد کو شیدا جس نے مسجودِ حقیقی پر
جھکایا عبد کو درگاہِ معبودِ حقیقی پر

دلائے حق پرستوں کو حقوقِ زندگی جس نے
کیا باطل کو غرقِ موجۂ شرمندگی جس نے

غلاموں کو سریرِ سلطنت پر جس نے بٹھلایا
یتیموں کے سروں پر کر دیا اقبال کا سایا

گداؤں کو شہنشاہی کے قابل کر دیا جس نے
غرورِ نسل کا افسون باطل کر دیا جس نے

وہ جس نے تخت اوندھے کردئے شاہان جابر کے
بڑھائے مرتبے دنیا میں ہر انسان صابر کے

دلایا جس نے حق انسان کو عالی تباری کا
شکستہ کر دیا ٹھوکر سے بت سرمایہ داری کا

محمد مصطفیٰؐ مہرِ سپہرِ اَوجِ عرفانی
ملی جس کے سبب تاریک ذروں کو درخشانی

وہ جس کا ذکر ہوتا ہے زمینوں آسمانوں میں
فرشتوں کی دعاؤں میں موذن کی اذانوں میں

وہ جس کے معجزے نے نظمِ ہستی کو سنوارا ہے
جو بے یاروں کا یارا بے سہاروں کا سہارا ہے

وہ نورِ لَم یزل جو باعث تخلیقِ عالم ہے
خدا کے بعد جس کا اِسمِ اعظم اِسم اعظم ہے

مَکتَبُ الصُّفَّہ : دینی تعلیمی ادارہ
مقصد : نئی نسل کے ایمان کا تحفظ
Maktabus Suffah ®
👇🔻👇🔻👇🔻👇
www.MSuffah.com
https://telegram.me/MSuffah
https://youtube.com/@msuffah